عید الفطر کا بیان (2022ء/1443ھ)

عید کیسے گزاریں؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿... مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ... (عید الفطر کی فضیلت)
- ✿... عید کو وعید مت بننے دیجئے...!
- ✿... خوشی منانے کی شرائط
- ✿... ایک فِکْر انگیز مدنی پھول

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ سَلَّم کے پُرنور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا اُمَّتی آپ پر ایک دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مِٹادوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر درود اور سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل تَرین عَمَل ہے۔[3]

---

1 ...مُسْنَد اَحْمد، جلد: 6، صفحہ: 625، حدیث: 16795۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 209۔

3 ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدب بیٹھوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ... (عید الفطر کی فضیلت)

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ فضل و کرم ہے کہ اُس رَبِّ رحمٰن و رحیم نے ہمیں مغفرت و رحمت اور جہنّم سے آزادی کا مہینا یعنی ماہِ رمضان المبارک عطا فرمایا، پھر اس پر مزید کرم بالائے کرم یہ کہ ماہِ رمضان المبارک کے فوراً بعد ہمیں عید الفطر کی نعمت سے بھی سرفراز فرمایا۔ عید الفطر بہت باعظمت، رحمتوں والا اور بابرکت دِن ہے۔ صحابیٔ رسول، حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے روایت ہے، جب عید الفطر کی مبارک رات تشریف لاتی ہے تو اسے لَیْلَۃُ الْجَائِزَہ (یعنی انعام کی رات) کے نام سے پُکارا جاتا ہے، پھر جب روزِ عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ پاک اپنے معصوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، وہ فرشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں اور راہوں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور یوں پُکارتے ہیں: اے اُمَّتِ مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)! اُس رَبِّ کریم کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بہت عطا فرمانے والا، بڑے سے بڑا گُناہ بخشنے والا ہے۔

پھر اللہ پاک اپنے بندوں سے یُوں خطاب فرماتا ہے: اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ **میری عزّت و جلال کی قسم!** آج کے روز اس (نمازِ عید کے) اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سوال کرو گے، وہ پُورا کروں گا اور جو کچھ دُنیا کے بارے میں مانگو گے،

اس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (یعنی اس معاملہ میں وہ کروں گا، جس میں تمہاری بہتری ہو)۔ **میری عزّت کی قسم!** جب تک تم میرا لحاظ رکھوگے، میں بھی تمہاری خطاؤں پر پردے ڈالتا رہوں گا۔ **میری عزّت کی قسم!** میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی مجرموں) کے ساتھ رُسوا نہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ...!! تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہو گیا۔[1]

بعدِ رمضان عید ہوتی ہے | رَبّ کی رحمت مزید ہوتی ہے
جس کو آقا کی دِید ہوتی ہے | اس پہ قربان عید ہوتی ہے
عید تجھ کو مبارک اے صائِم! | روزہ داروں کی عید ہوتی ہے
تیری شیطان! ماہِ رمضاں میں | کیسی مٹی پلید ہوتی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عید کے 3 حروف کی نسبت سے 3 مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! عید الفطر کے اس مبارک، رحمتوں اور مغفرتوں بھرے اجتماع میں آپ کی خِدمت میں مختصر طور پر صِرف 3 مدنی پھول پیش کرنے ہیں۔

(1): عید کو وعید مت بننے دیجئے!

پہلا مدنی پھول یہ کہ **آج یومِ عید ہے، اس مبارک دِن کو کسی صُورت بھی یومِ وَعید مت بننے دیجئے!**

ہمیں اللہ پاک نے ماہِ رمضان نصیب فرمایا، خوش نصیبوں نے ماہِ رمضان کے

---

1 ...الترغیب والترھیب، جلد:2، صفحہ:60، حدیث:23۔

روزے رکھے، بھوک پیاس برداشت کی، نمازِ تراوِیح پڑھتے رہے، نمازِ فجر سے پہلے اُٹھ کر سحری کا اہتمام کرتے رہے، کرنے والوں نے ماہِ رمضان المبارک میں نیکیاں کمانے کی خوب کوشش کی، محنت اور لگن کے ساتھ رمضان المبارک میں خوب نیک کام کئے، آج ماہِ رمضان المبارک کی ان محنتوں کا انعام ملنے کا دِن ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ انعام ملنے کا دِن سزا کا دِن بن جائے۔

آج جس طرح ہمارے لئے خوشی کا دِن ہے، ایسے ہی شیطان جو ہمارا ازلی دُشمن ہے، اس کا آج **یومِ آزادی** بھی ہے، شیطانِ لعین کو پُورا ماہِ رمضان قید رکھا گیا، آج شیطان کی آزادی کا پہلا دِن ہے، آج شیطان ہم سے گُنَاہ کروانے کی بھرپُور کوشش کرے گا۔ اس لئے ہم نے عید کی خوشیاں منانے کے ساتھ ساتھ شیطان سے بھرپُور جنگ بھی کرنی ہے۔

شیطان چِلاّ چِلاّ کر روتا ہے

حضرت وَھْب بِن مُنَبِّہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب عید آتی ہے، شیطان چِلَّا چِلاّ کر روتا ہے، اس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیاطین (یعنی ابلیس کے چیلے) اُس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور پوچھتے ہیں: اے آقا! آپ کیوں غضبناک ہیں، یہ اُداسی کیسی ہے؟ شیطان کہتا ہے: ہائے اَفْسَوس! اللہ پاک نے آج کے دِن اُمَّتِ مُحَمَّد کو بخش دیا۔

پھر شیطان غم و غُصّے میں بپھر کر اپنے چیلوں کو کہتا ہے: آج تم اَہْلِ ایمان کو لذّات اور نفسانی خواہشات میں مشغول کر دو![1]

اے عاشقانِ رسول! دیکھئے! شیطان پر عید کا دِن کس قدر تکلیف دہ گزرتا ہے، آج

1 ...مکاشفۃ القلوب، صفحہ:308۔

کے دِن شیطان اپنے چیلوں کو حکم دیتا ہے کہ تم مسلمانوں کو لذّات اور نفسانی خواہشات میں مشغول کر دو۔ معلوم ہوا آج کا دِن بہت احتیاط کا دِن ہے، آج کے دِن شیطان اپنی پُوری قُوَّت کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہوتا ہے، اس لئے ہم نے عید کی خوشیاں بھی منانی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شیطان کے اس وار سے بھی بچنا ہے، بھرپُور کوشش کرنی ہے کہ یہ پُر مُسَرَّت عید ہمارے لئے یومِ وَعِید نہ بن جائے۔

کیا شیطان کامیاب ہے؟

آہ! فِی زمانہ شیطان اپنے اس وار میں کامیاب ہوتا نظر آرہا ہے، آہ! صد آہ! عید کی آمد پر ہونا تو یہ چاہیے کہ ہم کثرت سے عبادت کریں، آج انعام ملنے کا دِن ہے، رَبِّ کریم کی رحمتیں برسنے کا دِن ہے، ہم خوب رحمتیں لُوٹیں، زیادہ سے زیادہ اللہ پاک کا شُکْر ادا کریں مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! اب مسلمان عیدِ سعید کا حقیقی مقصد ہی بُھلا بیٹھے ہیں، شیطان لعین اور اس کے چیلے چمچے نفسانی لذّات میں پھنسا کر گُناہوں کی دلدل میں دھکیل دیتے ہیں اور لوگ **"خوشیوں"** کے نام پر **یومِ عید** کو **یومِ وعید** بنا بیٹھتے ہیں۔

آہ! حسرت...!! اب تو عید منانے کا یہ انداز ہو گیا ہے کہ ❁ بے ہُودہ قسم کے اُلٹے سیدھے ڈیزائن والے بلکہ معاذاللہ! جانداروں کی تصاوِیر والے بھڑکیلے کپڑے پہنے جاتے ہیں (بہارِ شریعت میں ہے: جانور یا انسان کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی یعنی قریب بہ حرام ہے، نماز کے عِلاوہ بھی جاندار کی تصویر والا کپڑا پہننا جائز نہیں)۔ [1] ❁ آہ! عید الفطر کے مبارک موقع پر "خوشیوں" کے نام پر رقص و سُرُود کی محفلیں گرم کی جاتی ہیں ❁ بے ڈھنگے میلوں

---

1 ...بہارِ شریعت، حِصّہ: 3، صفحہ: 141 و 142 خلاصۃً۔

۞گندے کھیلوں ۞ناچ گانوں اور فلموں ڈراموں کا اہتمام کیا جاتا ہے اور جی کھول کر وقت و دولت دونوں کو خِلافِ سُنّت اور خِلافِ شریعت کاموں میں برباد کیا جاتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! ان خلافِ شریعت باتوں کے سبب ہو سکتا ہے کہ یہ عیدِ سعید ناشکروں کے لئے **یومِ وعید** بن جائے۔ کاش! ہم اپنے حال پر رحم کھائیں، فیشن پرستی اور فضول خرچی سے باز آجائیں۔

جو کوئی رَبّ کو کرتے ہیں ناراض | اُن سے رحمت بعید ہوتی ہے
فِلْم بینوں کے حق میں سُن لو یہ | عید، یومِ وعید ہوتی ہے

عید کسے کہتے ہیں...؟

کسی عربی شاعِر نے کیا خوب کہا ہے:

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَن لَّبِسَ الْجَدِيْدَ | اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِيْد

یعنی عید اُس کی نہیں، جس نے نئے کپڑے پہن لئے۔ حقیقت میں عِید تو اُس کی ہے جو اللہ پاک کے عذاب سے ڈر گیا۔

حضرت عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ عید کے دِن رو دیئے!

ایک مرتبہ عید کا دِن تھا، کچھ لوگ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مکانِ عالی شان پر حاضِر ہوئے، کیا دیکھتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کمرے میں ہیں، دروازہ بند ہے اور آپ زار و قطار رَو رہے ہیں، لوگوں نے حیران ہو کر عرض کیا: یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْن! آج تو عید ہے، خوشی منانے کا دِن ہے، خوشی کی جگہ یہ رونا کیسا؟ اب ذرا دِل تھام کر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا جواب سنیئے! اور دیکھئے کہ اَصل میں عید

کہتے کسے ہیں؟ آپ نے آنسو پونچھ کر فرمایا: ھٰذا یَوْمُ الْعِیْدِ وَھٰذا یَوْمُ الْوَعِیْدِ یعنی لوگو! **یہ عید کا دِن بھی ہے اور وَعید کا دِن بھی۔** جس کے نَمازوروزہ قبول ہوگئے، بِلاشُبہ اُس کے لئے آج عِید کا دِن ہے لیکن جِس کے نَمازوروزہ کو رَد کرکے اُس کے مُنہ پر مار دیا گیا ہو اُس کیلئے تو آج وَعید ہی کا دِن ہے اور میں تو اِس خَوف سے رورہا ہوں کہ آہ! اَنَا لَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ اَمْ مِنَ الْمَطْرُوْدِیْنَ یعنی مجھے نہیں معلوم کہ میں مقبول ہُوا ہوں یا رَدّ کر دیا گیا ہوں۔

بے نمازوں کی روزہ خوروں کی	کون کہتا ہے عید ہوتی ہے؟
عید کے دِن عمر یہ رو رو کر	بولے نیکوں کی عید ہوتی ہے

یہ ہے عید کا حقیقی مطلب...!! آج یومِ شکر بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے ڈرنے کا بھی دِن ہے، اس لئے عید کی خوشیاں منانے کا دُرُست طریقہ یہی ہے کہ ہم ماہِ رمضان کی نعمت نصیب ہونے پر خوب شکر بھی ادا کریں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی کوتاہیوں پر شرمسار بھی ہوں۔ اللہ پاک ہمیں عید کا حقیقی مطلب سمجھنے اور گُناہوں سے بچ کر احتیاط کے ساتھ خوشیاں منانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

گُنَاہوں سے مجھ کو بچا یااِلٰہی	بُری عادتیں بھی چُھڑا یااِلٰہی!
خطاؤں کو میری مٹا یااِلٰہی!	مجھے نیک خصلت بنا یااِلٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشی منانے کی شرائط

یہاں ایک بات ذِہن نشین رہے کہ ہمارا پاکیزہ دِین **دِینِ اسلام** خوشیوں کا مخالِف نہیں ہے بلکہ اسلام تو خوشیوں کو فروغ دیتا (یعنی **Promote** کرتا) ہے، مسلمانوں کے

چہروں پر مسکراہٹ ہو، دِل مطمئن ہوں، یہ چیز اسلام کو مطلوب ہے۔ اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ (پارہ:11، سورۂ یونس:58)

ترجمہ کَنْزُ الْاِیمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسکی رَحمت اور اِسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک کا فَضْل اور رحمت ملنے پر خوشی منانے کی باقاعدہ ترغیب دلائی گئی ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ اسلام خوشیوں کی راہ میں رُکاوٹ نہیں بلکہ خوشیوں کو دوام بخشنے والا دِین ہے۔

ہاں! ہمیں یہ لازمی غور کرنا ہے کہ ہم نے خوشی کس انداز سے منانی ہے؟ خوشیاں عید کی ہوں یا شادِی بیاہ کی، سالگرہ ہو یا کسی طرح کی کامیابی ملنے کی خوشی ہو، خوشیاں منائیں، ضرور منائیں مگر خوشی منانے کا انداز وہ اپنائیں جو شیطان کو راضی کرنے والا نہیں بلکہ رَبِّ رحمٰن کو راضی کرنے والا ہو۔

ہر طرح کی جائِز خوشی منانے کی دو شرائط ہیں: **(1):** خوشی بطورِ شکر منائی جائے، بطورِ شیخی اور تکبر نہ منائی جائے۔ جیسے آج عید کا دِن ہے تو آج خوشی منائی جائے کیوں؟ اس لئے کہ اللہ کریم نے ہمیں مغفرت و بخشش کا مہینا رمضان کریم عطا فرمایا، اس لئے کہ آج کے دِن رَبِّ رحمٰن کی رحمت جوش پر ہوتی ہے، لاکھوں لاکھ لوگوں کی بخشش کی جاتی ہے۔ اس لئے خوشی منائیں، اگر شیخی اور تکبر کے طور پر خوشیاں منائیں گے تو یہ خوشی خوشی نہیں بلکہ آخرت میں وبال بن سکتی ہے **(2):** دوسری شرط یہ کہ خوشی جائِز طریقے سے منائی جائے، ناجائِز طریقے سے خوشی منانا حرام ہے۔ جیسے خوشی میں ناچنا شروع کر دینا، خوشی

میں شراب پینا، خوشی میں اِسراف اور فضول خرچی کرنا۔[1]

ہمیں چاہئے کہ ہم خوشیاں منائیں، ضرور منائیں مگر خوشی منانے کی ان شرائط کا لحاظ رکھیں۔ اللہ پاک ہمیں شریعت کے دائرے میں رِہ کر عید الفطر کی خوشیاں منانا نصیب کرے، ہماری خوشیوں کو دوام ملے، غم و مصیبت سے اللہ پاک ہمیں محفوظ رکھے۔

نہ دے ایسی خوشیاں جو غفلت میں ڈالیں | خدایا! غمِ مصطفےٰ مانگتا ہوں
گُناہوں کے امراض نے مجھ کو مارا | اِلٰہی! میں ان سے شفا مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): "عید" خوشیاں بانٹنے کا نام ہے

دوسرا مدنی پھول جو عرض کرنا ہے، وہ یہ کہ عید صِرف خوشیاں منانے کا ہی نام نہیں بلکہ خوشیاں بانٹنے کا نام بھی ہے۔ ہم نے نیا لباس پہنا، یہ خوشی منانا ہے، ہم غریبوں کو لباس پہنا دیں، یہ ہو گا: خوشی بانٹنا۔ ہم نے اچھا کھانا کھایا، یہ ہے خوشی منانا، ہم دوسروں کو بھی اچھا کھانا کھلاتے ہیں، یہ خوشی بانٹنا ہے۔

عید کے اس پُر مُسَرَّت موقع پر صِرف خوشیاں منائی نہ جائیں، خوشیاں بانٹی بھی جائیں۔ ذرا تَصَوُّر تو کیجئے! ہمارے بچے جب نئے کپڑے، نیا جوتا پہن کر، خوب سج دھج کر، سینکڑوں روپے عیدی جیب میں ڈال کر جب باہَر نکلتے ہیں، ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس وقت گلی کے کونے پر کھڑا ہو کر کوئی یتیم بچہ حسرت بھری نگاہوں سے ان بچوں کو دیکھتا ہو، اس کی آنکھوں سے آنسو کی لڑی بہہ رہی ہو اور وہ زیرِ لب کہہ رہا ہو: کاش! آج میرے

---

[1]... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 20، سورۂ قصص، زیرِ آیت: 76، جلد: 7، صفحہ: 320 ماخُوذاً۔

والد بھی زِندہ ہوتے، مجھے بھی نئے کپڑے دِلواتے، مجھے بھی عیدی ملتی۔

ہم جب اپنے بچوں سے پوچھتے ہیں: بیٹا! عید پر کیا کیا چاہئے؟ تو بعض دفعہ ہمارے بچے چیزوں کی پُوری لسٹ گنوادیتے ہیں، میں نے یہ بھی لینا ہے، یہ بھی لینا ہے، یہ بھی لینا ہے۔ آہ! ہماری گلی میں، محلے میں، شہر میں کتنے ایسے بچے ہوں گے، جن کی خواہشات پوچھنے والا کوئی نہیں ہو گا، ان کے دِل کی حسرتیں دِل ہی میں رہتی ہوں گی۔ کتنے مسکین ہوں گے جو عید کی چاند رات رو کر گزار دیتے ہوں گے...!! کتنے ایسے غریب والدین ہوں گے جو اپنے بچوں کو نئے کپڑے نہیں دلوا سکتے، بچوں کی خواہشات پوچھ نہیں پاتے ہوں گے۔ یہ ہمارے معاشرے کا حِصّہ ہیں، ان کے ساتھ خوشیاں بانٹنا، ان کے چہروں پر مسکراہٹ لانے کا سبب بننا، **یہ بھی عید ہی ہے بلکہ اسے تو عید کی حقیقی خوشی کہنا چاہئے۔**

ایک فِکْر انگیز مدنی پھول

صِرْف سوچ کا زاویہ بدلنے کے لئے ایک بات عرض کروں: کیا کبھی ایسا ہوا کہ عید کا دِن ہو اور ہم میں سے کسی نے اپنے آدھے جسم کو سجایا سَنْوارا ہو، آدھا جسم یونہی چھوڑ دیا ہو؟ مثلاً کبھی ایسا ہوا ہو کہ ہم نے صِرْف قمیض نئی سلوائی، شلوار پھٹی پُرانی ہی پہن لی ہو یا ہم صِرْف دَھڑ تک نہائے ہوں، باقی جسم یونہی میلا کچیلا چھوڑ دیا ہو؟ کبھی نہیں ہوا ہو گا، پُورا لباس نیا سلواتے ہیں، سارے جسم کو سجاتے سنوارتے ہیں۔

اب ایک حدیثِ پاک سنیئے! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: المؤمنون کالجسد الواحد **مسلمان آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں۔**

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمایئے! جب ہم اپنے جسم کو ادھورا نہیں رکھتے،

آدھے جسم کو سجا کر، آدھے جسم کو میلا کچیلا نہیں چھوڑتے تو ذرا سوچئے، ہم اور ہمارے گلی محلے میں رہنے والے غریب، یتیم، مسکین مسلمان ایک جسم ہی کی مانند تو ہیں، پھر کیوں ہم خود کو سجا سنوار لیتے ہیں مگر غریبوں، یتیموں کو بھول جاتے ہیں۔

اس لئے لازِم ہے کہ ہم صِرْف خوشیاں منانے پر تَوَجُّہ نہ دیں، خوشیاں بانٹنے کی بھی کوشش کریں۔

غریب بچے کی عید ہو گئی

ایک مرتبہ عید کا دِن تھا، صبح کے وقت لوگ نئے کپڑے پہنے، خوشی خوشی نمازِ عید کے لئے عید گاہ کی طرف بڑھ رہے تھے، بہت مشہور ولی اللہ، خواجۂ اجمیر، خواجہ غریب نواز حضرت معین الدِّین چشتی اجمیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جو اُس وقت ننھے بچے تھے، آپ نے بھی نیا لباس پہنا اور عید گاہ کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں آپ نے ایک دَرْدناک منظر دیکھا، راستے کے کنارے پر ایک بچہ کھڑا تھا، آنکھوں سے نابینا، پُرانے کپڑے، غُرْبَت زدہ حال اور چہرے پر غم و اُداسی...!! خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تو پھر غریب نواز ہیں، آپ بچپن ہی سے بہت سخی اور رحمدل تھے، عید کے دِن بچے کو اس حال میں دیکھ کر خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ننھا سا دِل بھر آیا، آپ نے بچے کا ہاتھ پکڑا، گھر لائے اور سُبْحٰنَ اللہ! وہ قیمتی لباس جو آپ نے خُود پہنا ہوا تھا، وہ لباس اُتارا، اس غریب بچے کو پہنایا اور خود پُرانا لباس پہن کر عید گاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** اسے کہتے ہیں حقیقت میں عید منانا...! اللہ کرے

---

1 ...ہند کے مرشِدِ اعظم، صفحہ: 101، خلاصۃً۔

کہ ہم بھی واقعی عید منائیں، خوشی منائیں بھی اور خوشیاں بانٹنے والے بھی بنیں۔

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا | دردمندوں سے ضعیفوں سے محبّت کرنا
میرے اللہ بُرائی سے بچانا مجھ کو | نیک جو راہ ہو، اس راہ پہ چلانا مجھ کو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رشتے داروں کا بھی خیال رکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! خوشیاں بانٹنے کا صِرف یہ مطلب نہیں کہ ہم غریبوں کا خیال کریں، یتیموں کی دیکھ بھال کریں، یہ بھی کرنا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہماری بہن، بھائی، ہمارے عزیز رشتے دار، چچا، تایا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ان میں بھی خوشیاں بانٹنی ہیں۔

آج ٹُوٹے دِل جوڑنے کا دِن ہے، ناراضی ختم کرکے مِل جُل کر خوشیاں منانے کا دِن ہے۔ اس لئے جو رُوٹھے ہیں، آج انہیں منا لیا جائے، جن کے ساتھ اَن بَن ہے، اسے دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔

عید کا دِن ہے گلے آج تو مِل لے پیارے
رَسمِ دُنیا بھی ہے، موقع بھی ہے، دَستور بھی ہے

بعض اوقات سالہا سال سے رشتے داروں کے ساتھ ناراضی چل رہی ہوتی ہے، یہاں تک کہ سگے بہن بھائی چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے ایک دُوسرے کو دیکھنا گوارا نہیں کرتے، بول چال بند ہوتی ہے، آج موقع ہے، عید کا دِن ہے، اپنا دِل صاف کرکے رُوٹھے رشتے داروں کے گھر پہنچ جائیں، جو ناراضی ہے، اسے دُور کرلیں، دِل ملیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عید کی خوشیاں دوبالا ہو جائیں گی۔

رحمتِ اِلٰہی سے محروم لوگ

ایک مرتبہ صحابیٔ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ اَحادیث بیان فرمارہے تھے۔ اس دوران آپ نے فرمایا: ہر قاطع رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ یہ سنتے ہی ایک نوجوان وہاں سے اُٹھا، اس کا اپنی پھوپھی کے ساتھ کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، یہ فوراً پھوپھی کے پاس پہنچا، جو جھگڑا تھا، اسے ختم کیا اور پھوپھی کو راضی کر لیا۔

جب دونوں آپس میں راضی ہو گئے تو پھوپھی نے کہا: بیٹا! حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے پوچھو! کہ آپ نے ایسا اعلان کیوں کیا؟ نوجوان حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور اعلان کا سبب پوچھا، حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: میں نے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا ہے: جس قوم میں قاطِع رحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا ہو)، اُس قوم پر اللہ پاک کی رحمت کا نزول نہیں ہوتا۔[1]

غور فرمایئے! کیسی عبرت کی بات ہے، جس قوم میں رشتے داری توڑنے والا ہو، اس قوم پر رحمت نہیں اُترتی۔ اندازہ کیجئے! جس گھر میں قاطِع رحم (یعنی رشتہ داری توڑنے والا) ہو، جو بلاوجہ ناراضی پالتا ہو، محض دُنیوی وجہ سے رشتے داروں سے بول چال بند کرتا ہو، اس گھر پر رحمتوں کا نزول کیسے ہو گا...؟ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ناراضی ختم کریں، صلح صفائی کی طرف بڑھیں، آج تو ویسے بھی رحمتوں بھرا دِن ہے، صلح کریں گے، ناراضی مٹائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ثواب بھی ملے گا اور عید کی خوشیاں بھی دوبالا ہو جائیں گی۔ اللہ کریم ہمیں اِتّفاق و اِتّحاد کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...الزّواجر، جلد:2، صفحہ:153۔

(3): نمازِ باجماعت کی پابندی کیجئے!

تیسرا اور اَہم ترین مدنی پھول جو آپ کی خِدمت میں عرض کرنا ہے، وہ یہ کہ **عید کے دِن بھی پانچوں نمازیں فرض ہوتی ہیں اور جماعت واجِب ہوتی ہے۔**

بڑی تشویشناک بات ہے! عید کے دِن نمازیوں کی تعداد بہت کم رہ جاتی ہے۔ نمازِ عید کا اجتماع ماہِ رمضان کی رونقوں کا گویا اِختتامی اجتماع ہوتا ہے، جب ماہِ رمضان کا چاند نظر آتا ہے، اس دِن نمازِ عشا کے وقت مسجدوں میں رونق لگتی ہے اور بد قسمتی سے آہستہ آہستہ نمازی کم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ عید کے دِن ظہر کے وقت بہت کم نمازی رِہ جاتے ہیں، اِلّا مَا شَآءَ اللّٰه! جہاں عید کے دِن بھی نمازیوں کی رونق رہتی ہو گی، وہاں رہتی ہو گی، ورنہ عمومی مشاہدہ یہی ہے کہ عید کے دِن ایک امام صاحب ہوتے ہیں اور گنتی کے چند نمازی...!!

عید الفطر کے اس مبارک اجتماع میں پکّی نیّت کریں کہ آج بھی اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! ساری نمازیں باجماعت ادا کریں گے اور صِرْف آج ہی نہیں، پُورا سال بلکہ مرتے دَم تک پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصِل کرتے رہیں گے، یہ نیّت کیجئے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم!

بھائی مسجد میں جماعت سے نمازیں پڑھ سدا | ہوں گے راضی مصطفےٰ، ہوجائے گا راضی خدا

آیئے! نمازِ باجماعت کے چند فضائل سنتے ہیں:

نمازِ باجماعت کے فضائل

امیر المؤمنین، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دو جہاں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ اللہ پاک باجماعت نماز پڑھنے

والوں کو محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے۔[1]

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت | ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!

حضرت ابو سعید خدرِی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ پاک کے آخری رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت (یعنی ضرورت) کا سُوال کرے تو اللہ پاک اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔[2]

جماعت سے گر تُو نمازیں پڑھے گا | خدا تیرا دامن کرم سے بھرے گا

مختلف اَحادِیث کے مطابق ❀ فرض نماز جماعت سے ادا کرنے میں ایمان والا ہونے کی گواہی ہے ❀ اللہ پاک باجماعت نماز پڑھنے والوں کو محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے ❀ نمازِ باجماعت اکیلے پڑھنے سے 27 دَرجے افضل ہے ❀ اللہ پاک اور اُس کے فرشتے باجماعت نماز پڑھنے والوں پر دُرُود بھیجتے ہیں ❀ باجماعت عشا کی نماز پڑھنا گویا آدھی رات قیام (یعنی عبادت) کرنا ہے ❀ فجر کی نماز باجماعت پڑھنا گویا پوری رات قِیام (یعنی عبادت) کرنا ہے ❀ باجماعت نماز پڑھنے والا پُلِ صراط سے سب سے پہلے بجلی کی مانند گزرے گا ❀ باجماعت نماز ادا کرنے والوں کی شان و شوکت دیکھ کر اَہلِ مَحْشَر رَشک کریں گے ❀ باجماعت نماز پڑھنے والے کے گناہ بخشے جائیں گے ❀ جو نمازِ باجماعت کے لئے مسجد میں آئے، اس کو ہر قدم کے بدلے ثواب ملے گا ❀ مسجد کی طرف جانے والے کے ہر قدم پر ایک دَرَجہ بلند ہوتا ہے اور ❀ ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے ❀ اللہ کریم اس کے لیے صبح و شام جنت میں مہمانی

1... مسند احمد، جلد:2، صفحہ:309، حدیث:5112۔

2... کَنْزُالعُمّال، کتابُ:الصّلوۃ، جز:7، جلد:4، صفحہ:227، حدیث:20239۔

کا اہتمام فرمائے گا ❁ نماز کے لیے اُٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے ❁ بندہ جب تک نماز کا انتظار کرتا رہے، بھلائی پر رہے گا ❁ اللہ پاک کی حفاظت میں رہے گا ❁ شیطان سے محفوظ رہے گا ❁ باجماعت نماز پڑھنے والے کو روزِ قیامت عرش کا سایہ نصیب ہو گا ❁ اسے جہنم، منافقت اور غفلت سے نجات نصیب ہو گی ❁ آپس میں محبت بڑھے گی۔[1]

ایک طویل حدیثِ پاک میں ہے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ❁ جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر بیٹھ کر اللہ پاک کا ذِکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا اس کے لئے جنت الفردَوس میں 70 دَرَجے ہوں گے، ہر 2 دَرجوں کے درمیان اِتنا فاصلہ ہو گا جتنا ایک سُدَھایا ہوا (یعنی Trained) تیز رفتار عمدہ نسل کا گھوڑا 70 سال میں طے کرتا ہے اور ❁ جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے جنّتِ عدن میں 50 دَرَجے ہوں گے، ہر 2 دَرَجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا ایک سُدَھایا ہوا (یعنی Trained) تیز رفتار عمدہ نسل کا گھوڑا 50 سال میں طے کرتا ہے اور ❁ جس نے عصر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے اَولادِ اِسماعیل میں سے ایسے 8 غلام آزاد کرنے کا ثواب ہو گا جو کعبہ شریف کی دیکھ بھال کرنے والے ہوں اور ❁ جس نے مغرب کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے حجِ مبرور (یعنی مقبول حج) اور مقبول عمرے کا ثواب ہو گا اور ❁ جس نے عِشا کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لیے لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر میں قیام (یعنی عبادت) کرنے کے برابر ثواب ہو گا۔[2]

خدا! سب نمازیں پڑھوں باجماعت | کرم ہو پئے تاجدارِ رسالت

---

1 ... فیضان نماز، صفحہ: 139۔

2 ... شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: الصّبر، جلد: 7، صفحہ: 137، حدیث: 9761۔

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! نمازِ باجماعت کے کیسے کیسے فضائل ہیں۔ یقیناً عید کے دِن بھی جماعت سے نماز پڑھنا واجِب ہے جبکہ کوئی اور شرعی مجبوری نہ ہو۔ لہٰذا آج بھی ساری نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی پکّی نیت کیجئے اور آئندہ پورا سال بھی نمازِ باجماعت کا پابند رہنے کا عزم کر لیجئے۔ اللہ پاک ہمیں عاشِقِ نماز بنائے۔

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز — ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فرحت نماز — ہے مریضوں کو پیغامِ صحّت نماز
نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ — رب سے دلوائے گی تم کو جنت نماز
پیارے نبی کی آنکھ کی، ٹھنڈک نماز ہے — جنت میں لے چلے گی جو، بے شک نماز ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عید کے دِن کے چند اچھے کام

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے خصوصاً آج یعنی عید کے دِن کے چند مستحب اور اچھے کام عرض کرتا ہوں:

بہارِ شریعت میں ہے: عید کے دِن یہ کام کرنا مستحب ہیں (ان میں سے چند کام یہ ہیں):
۞ حجامت بنوانا ۞ ناخُن تراشنا ۞ مسواک کرنا ۞ خوشبو لگانا ۞ جس راستے سے عید گاہ گئے، اس کے علاوہ دوسرے راستے سے واپس آنا ۞ خوشی ظاہِر کرنا ۞ آپس میں مبارک باد دینا۔

عید کے دِن کا وظیفہ

مکاشفۃ القلوب میں ہے: عید والے دِن 300 بار سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ پڑھ کر تمام فوت شُدہ مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کر دیا جائے، اس کی برکت سے ہر مسلمان کی قبر میں

1000 اَنْوار داخِل ہوں گے اور جب پڑھنے والا قبر میں جائے گا تو اس کی قبر میں بھی **1000 اَنْوار** داخِل ہوں گے۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صدقۂ فطر ادا کیجئے!

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنہُما فرماتے ہیں: مدنی سرکار، غریبوں کے غمخوار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صدقۂ فِطر مُقَرَّر فرمایا تاکہ فضول اور بیہودہ کلام سے روزوں کی طہارت (یعنی صفائی) اور مسکینوں کی خوراک کا انتظام بھی ہو جائے۔[1]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: جب تک صدقۂ فطر ادا نہیں کیا جاتا، **بندے کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان لٹکا ہوا رہتا ہے۔**[2]

اگر کسی کی طرف سے ابھی تک صدقۂ فطر کی ادائیگی نہیں ہوئی تو نمازِ عید سے فارغ ہوتے ہی صدقۂ فطر ادا کر دیا جائے۔

فطرے کی ادائیگی 4 طرح سے ہوتی ہے

خیال رہے! صدقۂ فِطر کی مقدار کے 4 اعتبار ہیں: **(1):** کِشمِش **(2):** کھجور **(3):** جَو شریف یا اس کا آٹا **(4):** گندم یا اس کا آٹا۔ ❁ کِشْمِش کے اعتبار سے صدقۂ فِطر ادا کرنا ہو تو اس کی اس سال (2022ء میں) پاکستان میں مقدار 2800 روپے فی کَس ہے ❁ کھجور کے اعتبار سے: 1600 روپے ❁ جَو شریف کے اعتبار سے: 560 روپے ❁ اور گندم کے اعتبار سے: 170 روپے۔

---

1 ... ابو داؤد، جلد: 2، صفحہ: 158، حدیث: 1609۔
2 ... تاریخِ بغداد، حدیث: 4735، فیضانِ رمضان، صفحہ: 313۔

صدقۂ فِطر کی ادائیگی میں اپنی حیثیت کا لحاظ رکھنا چاہئے، جسے اللہ پاک نے مال و دولت سے نوازا ہے، اسے چاہئے کہ کشمش کے اعتبار سے صدقۂ فطر ادا کرے، جو یہ نہ کرسکتا ہو تو کھجور کے اعتبار سے 1600 روپے فی کَس ادائیگی کرے، جو اتنی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ جَو شریف کے اعتبار سے 560 روپے فی کس اور جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو، وہ گندم کے اعتبار سے 170 روپے فی کَس کے حساب سے ادائیگی کرے۔ جتنا گُڑ ڈالیں گے، اتنا میٹھا ہوگا یعنی راہِ خُدا میں جتنا زیادہ خرچ کریں گے، اتنا ہی ثواب ملے گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! زیادہ برکتیں نصیب ہوں گی۔

اے عاشقانِ رسول! خوشی کے اس موقع پر اپنی دعوتِ اسلامی کو یاد رکھئے گا، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں ہزاروں مدارس المدینہ و جامعات المدینہ چل رہے ہیں جن میں لاکھوں بچوں اور بچیوں کو درسِ نظامی (عالم و عالمہ کورس) کروایا جارہا ہے، **حفظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم** دی جارہی ہے۔ لہٰذا اپنا صدقۂ فطر، زکوٰۃ، عطیات وغیرہ دعوتِ اسلامی کو دے کر دِینی کاموں میں مدد کریں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔

اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم